روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ 15 مئی 2013ء 4رجب 1434 ہجری 15 ہجرت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 109

نماز باجماعت کے شیدائی

حضرت اسود بن یزید نخعی کو جب ایک مسجد میں نماز باجماعت نہ ملتی تو وہ دوسری مسجد میں چلے جاتے اور وہاں نماز باجماعت ادا کرتے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل صلوۃ الجماعۃ)

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت میاں عبداللہ سنوری صاحب بیان کرتے ہیں کہ اوائل میں حضرت مسیح موعود خود ہی ندا دیا کرتے تھے اور خود ہی نماز میں امام ہوا کرتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد اول ص 162)

پھر فرماتے ہیں:-

دوسری شادی سے قبل حضور دن کو بیت مبارک کے حجرہ میں اور رات کو بیت مبارک کی چھت پر مقام فرمایا کرتے تھے اور یہ عاجز بھی اسی جگہ روز وشب رہا کرتا تھا ان ہی ایام میں حضرت اقدس مسیح موعود نداء بھی خود ہی دیا کرتے تھے اور جماعت بھی آپ ہی کرایا کرتے تھے صرف دو تین مقتدی ہوا کرتے تھے۔ ایک یہ عاجز اور ایک حافظ حامد علی صاحب اور ایک آدھ کوئی اور۔

(سیرت مسیح موعود ص 31)

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی بیان کرتے ہیں:

بیت مبارک باوجود اپنی پہلی تنگی کے ہم پر فراخ رہا کرتی تھی۔ جس میں بارہا حضرت مسیح موعود تن تنہا نماز کے لئے تشریف لے آیا کرتے تھے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ باوجود انتظار کے جب اور کوئی نہ پہنچا تو حضور نے کسی کو بلوا کر نداء کہلوائی۔ بلکہ ایک مرتبہ مجھے یاد ہے کہ حضور نے خود بھی ندا دی حضور کی آواز گو ہلکی تھی مگر نہایت دلکش اور سریلی آواز تھی جس میں لحن داؤدی کی جھلک اور گویا نفخ صور کا سماں بندھ رہا تھا۔ (رفقاء احمد جلد ص 9 ص 193)

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی بیان فرماتے ہیں:

جب حضرت اقدس مسیح موعود نماز پڑھتے خواہ بیت الذکر میں یا مکان میں یا جنگل میں ....ضرور کہلواتے۔ حالانکہ لودھیانہ میں جس مکان میں حضرت کا قیام تھا اس کے قریب ہی مسجد تھی اور اس مسجد میں برابر اذان ہوتی تھی لیکن پھر بھی آپ...... نماز کے وقت دلوا لیتے ایک شخص نے عرض کیا کہ حضور مسجد میں اذان ہوتی ہے اور اس کی برابر آواز یہاں اس مکان پر پہنچتی ہے وہی اذان کافی ہے حضرت اقدس نے فرمایا نہیں ....ضرور دو۔ جہاں نماز ہو وہاں ......ضروری ہے۔ (تذکرۃ المہدی ص 70)

حضرت میاں امام الدین سیکھوانی بیان کرتے ہیں کہ:

حضرت مسیح موعود کے وقت میں حافظ معین الدین عرف منا منادی مقرر تھا۔ اور کچھ وقت احمد نور کابلی بھی منادی رہے ہیں۔ اور میں بھی کچھ عرصہ نداء دیتا رہا ہوں۔ اور دوسرے دوست بھی بعض وقت نداء دیتے تھے۔ گویا اس وقت منادی کافی تھے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ دو منادی ایک ہی وقت میں نداء دینے کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ ایک روز ایک شخص نے نداء دینی شروع کی۔ تو حافظ معین الدین نے بھی شروع کر دی۔ پھر حافظ صاحب ہی نداء دیتے رہے اور دوسرا شخص خاموش ہو گیا۔ اس وقت شوق کی وجہ سے منادیوں میں بھی جھگڑا ہوتا رہتا تھا۔ ایک کہتا تھا کہ میں نے نداء دینی ہے اور دوسرا کہتا تھا میں نے دینی ہے۔ بعض وقت مولوی عبدالکریم صاحب نداء دیدیا کرتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد 3 ص 284)

خلیفۂ وقت کی آواز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اگر خلیفہ وقت کی باتوں پر کان نہیں دھریں گے تو آہستہ آہستہ نہ صرف اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضلوں سے دور کر رہے ہوں گے۔ بلکہ اپنی نسلوں کو بھی دین سے دور کرتے چلے جائیں گے۔“

(خطبات مسرور جلد 8 ص 191، 23 اپریل 2010ء)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 19 مئی 2013ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ تشریف لائیں گے اور مریضوں کا معائنہ آؤٹ ڈور بالائی منزل میں کریں گے۔ ضرورت مند احباب وخواتین سے درخواست ہے کہ وہ موصوف کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

گاڑیاں برائے فروخت

فضل عمر ہسپتال میں دو عدد گاڑیاں ٹویوٹا ہائی ایس (ایمبولینس) ان کا ماڈل 2006ء ہے اور اچھی حالت میں ہیں۔ فوری طور پر فروخت کرنے کا ارادہ ہے۔ خواہشمند حضرات ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر صاحب سے رابطہ کرلیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مشعل راہ

اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 14 مئی 2004ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو گناہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا یعنی گناہ کے محرکات اسے بدی کی طرف مائل نہیں کر سکتے اور گناہ کے بدنتائج سے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھتا ہے پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی کہ (۔) اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ! توبہ کی علامت کیا ہے آپؐ نے فرمایا ندامت اور پریشانی علامت توبہ ہے۔ (رسالہ قشریہ باب التوبہ)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ سچی بات ہے کہ توبہ اور استغفار سے گناہ بخشے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔ (۔) سچی توبہ کرنے والا معصوم کے رنگ میں ہوتا ہے پچھلے گناہ تو معاف ہو جاتے ہیں۔ پھر آئندہ کے لئے خدا سے معاملہ صاف کرلے۔اس طرح سے خدا تعالیٰ کے اولیاء میں داخل ہو جائے گا۔اور پھر اس پر کوئی خوف اور حزن نہیں ہوگا۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم ص 594-595)

پھر آپ نے فرمایا کہ ’’حقیقی توبہ انسان کو خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور اس سے پاکیزگی اور طہارت کی توفیق ملتی ہے۔ جیسے اللہ کا وعدہ ہے کہ (۔) یعنی اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے نیز ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو گناہوں کی کشش سے پاک ہونے والے ہیں۔توبہ حقیقت میں ایک ایسی شے ہے کہ جب وہ اپنے حقیقی لوازمات کے ساتھ کی جاوے تو اس کے ساتھ ہی انسان کے اندر پاکیزگی کا بیج بویا جاتا ہے۔ جو اس کو نیکیوں کا وارث بنا دیتا ہے۔

یہی بات ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے کہ گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔یعنی توبہ سے پہلے کے گناہ اس کو معاف ہو جاتے ہیں اس وقت سے پہلے جو کچھ بھی اس کے حالات تھے اور جو بے جا حرکات اور بے اعتدالیاں اس کے چال چلن میں پائی جاتی تھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو معاف کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک عہد صلح باندھا جاتا ہے اور نیا حساب شروع ہوتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد سوم ص 432)

تو فرمایا توبہ کے ذریعے سے پاکیزگی کا بیج ہے جو ہمارے دلوں میں بویا جاتا ہے۔

(روزنامہ الفضل 10/اگست 2004ء)

مکرم احمد فاروق قریشی صاحب نیشنل صدر فن لینڈ

جماعت احمدیہ فن لینڈ کی مساعی

ترجمہ قرآن کی نمائش، دعوت الی اللہ سیمینار اور مجلس سوال و جواب

قرآن کریم کے تراجم کی نمائش

جماعت احمدیہ فن لینڈ کو محض خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کی روشنی میں مورخہ 28/اپریل 2012ء قرآن مجید کی مختلف زبانوں میں تراجم کی دوسری نمائش منعقد کرنے کا موقع ملا۔ نمائش کا انعقاد فن لینڈ کے دارالحکومت ہیلسنکی کے علاقے Kapyla کی ایک لائبریری میں کیا گیا۔

پروگرام کا آغاز دعا کے ساتھ ہوا۔ نمائش میں کل 38 تراجم رکھے گئے۔فن لینڈ کے لحاظ سے نمایاں تراجم میں سویڈش، انگریزی، نارویجیئن اور ڈینش شامل ہیں۔ایک دن جاری رہنے والی نمائش لائبریری میں آنے والوں کے لیے خصوصی توجہ کا مرکز بنی رہی اور اس کے ذریعے مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے 35 سے زائد افراد کو قرآن مجید اور دین حق کا پیغام پہنچانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ نمائش میں آنے والوں کو دعوت الی اللہ کے پمفلٹ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا یونیورسٹی آف کینبرا آسٹریلیا میں خطاب جس کا موضوع (دین حق) کی چند واضح خصوصیات (Some Distinctive Features of ....) کا فنش زبان میں ترجمہ بھی دیا گیا۔

اس نمائش کے ذریعے دوسرے مذاہب کے ساتھ ہم آہنگی کے جذبات کو فروغ ملا اور فن لینڈ کے رہنے والوں کو قرآن کریم کی خوبصورت تعلیمات جاننے کا موقع ملا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ نمائش بہت کامیاب رہی۔

دعوت الی اللہ کے پروگرام

مورخہ 12,11 مئی 2012ء کو دعوت الی اللہ پروگرام منعقد کرنے کا موقع ملا۔تمام شاملین بشمول مستورات اور بچوں نے اس مبارک پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے بھرپور کردار ادا کیا۔

پروگرام کا آغاز 11 مئی کو خطبہ جمعہ سے ہوا جس میں تمام 10 نماز سنٹرز میں دعوت الی اللہ سے متعلق خلفائے احمدیت کے ارشادات تفصیلی رنگ میں بیان کئے گئے۔ اس کے بعد دلچسپ سوال و جواب کا اہتمام کیا گیا جو انٹرنیٹ پر آن لائن منعقد کی گئی جس میں مکرم آغا یحییٰ خان صاحب مربی انچارج سویڈن نے دعوت الی اللہ اور تربیت سے متعلق سوالات کے جامع جواب دیئے۔ اگلے روز مورخہ 12 مئی کو دعوت الی اللہ ڈے کا انعقاد اس پروگرام کا نہایت اہم حصہ تھا جس میں فن لینڈ کے 10 شہروں Helsinki, Tampere, Turku, Jyvaskyla, Mikkeli, Seinajoki, Vaasa, Tornio, Rovaniemi اور Oulu میں انگریزی اور فنش زبان میں دعوت الی اللہ کے پمفلٹس تقسیم کئے گئے۔ تمام ملک میں پروگرام کا آغاز ایک ہی وقت پر دعا کے ساتھ ہوا۔ سرد موسم کے باوجود تمام شاملین خاص طور پر مستورات نے چھوٹے بچوں کے ساتھ نہایت جذبے اور دلجمعی سے اس پروگرام میں شامل رہیں۔ اس روز شاملین کی تعداد 43 رہی جس میں 9 لجنہ بھی شامل تھیں۔ جماعت احمدیہ فن لینڈ کو اس نیشنل دعوت الی اللہ ڈے پر فن لینڈ کے 10 شہروں میں 1800 پمفلٹس تقسیم کرنے کے ساتھ ساتھ دعوت الی اللہ گفتگو کرنے کا موقع ملا اور تقریباً 2 ہزار لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا گیا۔

مجلس سوال و جواب

جماعت احمدیہ فن لینڈ کو 30/اگست 2012ء کو شعبہ دعوت الی اللہ اور شعبہ تربیت کے تحت سوال و جواب کی مجلس کے انعقاد کی سعادت نصیب ہوئی۔ جماعت احمدیہ فن لینڈ میں منعقد ہونے والی یہ مجالس اپنے لحاظ سے اس لیے منفرد ہیں کہ یہ آن لائن ہوتی ہیں۔ یہ سوال و جواب کی مجلس جمعہ کے روز بعد از نماز جمعہ منعقد ہوئی۔

محترم آغا یحییٰ خان صاحب مربی سلسلہ سویڈن کو آن لائن اس پروگرام میں سوالات کے جوابات دینے کے لیے مدعو کیا گیا۔

یہ محفل تقریباً 2 گھنٹے جاری رہی اور 46 احباب جماعت نے شرکت کی جس میں 27 خدام، 3 انصار، 3 اطفال اور 13 لجنہ شامل ہیں۔

دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں مزید اور بہتر انداز میں ان مجالس کے انعقاد کی توفیق دے اور یہ زیادہ سے زیادہ افراد کے لئے استفادہ کا باعث بنیں۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب

کھیل اور ورزش کی اہمیت و فوائد

قرآن مجید میں آتا ہے کہ جہاد پر کمر بستہ مومنوں کو اپنے ان بھائیوں پر ایک فضیلت حاصل ہے جو اپنی کسی مجبوری یا بیماری کے سبب میدان جہاد میں جا کر دادِ شجاعت نہ دے سکے۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ گو ایمان کے اعتبار سے تو وہ سب برابر تھے لیکن ان کے جسموں نے ساتھ نہ دیا یا کسی عذر کی بناء پر وہ میدان جہاد میں نہ جا سکے اور اس طرح ایک بھاری خدمت سے محروم ہوئے اور ایک بہت بڑے مرتبہ اور انعام کے حق دار نہ ہو سکے۔ سیدنا حضرت نبی اکرم ﷺ نے بھی اس اہم نکتہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ المومن القوی خیر من المومن الضعیف ۔ کہ تندرست و توانا مومن ایک ضعیف اور کمزور مومن سے بہتر ہے۔

یہ حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ تقویٰ اور روحانیت کے میدان میں تمام مومن ایک جیسے بھی ہوں تب بھی ایک کمزور مومن سے چاق و چوبند اور توانا اور تندرست مومن دوسرے کی نسبت دینی امور میں کہیں زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے۔ اپنے جسم کو مضبوط اور تندرست حالت میں رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ ہم جسم کی صفائی اور رہن سہن، لباس اور اردگرد کے ماحول کا خاص خیال رکھیں۔ خوراک میں بھی ان امور کا خیال رکھیں کہ کون سی غذا پاک اور طیب ہے اور اس کے ساتھ ساتھ انتہائی اہم اور بنیادی حیثیت کے حامل امر کی طرف بھی توجہ دینی ہوگی جو کہ ورزش ہے۔

روح کی ترقی کیلئے جسم کی نگہداشت بھی ضروری ہے۔ مذاہب عالم میں دین حق اس پہلو سے ایک نمایاں شان رکھتا ہے کہ اس نے روحانی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ جسمانی پاکیزگی کی بھی عدیم المثال تعلیم دی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’قرآن شریف کی رُو سے انسان کی طبعی حالتوں کو اس کی اخلاقی اور روحانی حالتوں سے نہایت ہی شدید تعلقات واقع ہے۔ یہاں تک انسان کے کھانے پینے کے طریقے بھی انسان کی اخلاقی اور روحانی حالتوں پر اثر کرتے ہیں......اسی واسطے قرآن شریف نے تمام عبادات اور اندرونی پاکیزگی کی اغراض اور خشوع و خضوع کے مقاصد میں جسمانی طہارتوں اور جسمانی آداب اور جسمانی تعدیل کو بہت ملحوظ رکھا ہے اور غور کرنے کے وقت یہی فلاسفی نہایت صحیح معلوم ہوتی ہے کہ جسمانی اوضاع کا روح پر بہت قوی اثر ہے۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ:18)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ پاکیزگی نصف ایمان ہے۔ اس ضمن میں بول و براز سے جسم کو بچانا، دانتوں کی صفائی، کھانے پینے کے آداب مثلاً طیب چیزوں کا استعمال، ایک سانس میں پانی پینے کی ممانعت، غسل کی تعلیم اور محنت اور مشقت کی زندگی گزارنے کی تعلیم قابل ذکر ہیں۔

سیر و تفریح اور کھیل اور ورزش انسانی صحت کیلئے از حد ضروری ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے ’’آنحضرت ﷺ کی رفتار کا یہ عالم تھا کہ گویا زمین کی صف آپ کے قدموں تلے لپٹتی جا رہی ہو۔ ہم آپ کے ساتھ رہنے کیلئے کوشش کر کے چلتے تھے لیکن آپ کی چال میں کوشش اور تکلف نظر نہیں آتا تھا۔ ہاں طبعی روانی تھی‘‘۔

حضرت رسول اکرم ﷺ سے ثابت ہے کہ ایک دفعہ آپ نے حضرت عائشہؓ سے دوڑ کا مقابلہ فرمایا۔ حضرت مسیح موعود نے بھی دینی غیرت کے اظہار کے طور پر ایک سکھ بلا سنگھ سے سیالکوٹ میں دوڑ کا مقابلہ کیا تھا اور اسے مات دی تھی۔ اسی طرح صحت کو برقرار رکھنے کیلئے آپ کا مگدر پھیرنا بھی ثابت ہے۔ حضرت مصلح موعود قادیان سے باہر کبھی کبھی شکار کیلئے تشریف لے جایا کرتے تھے اور ایک مرتبہ دریائے بیاس کے کنارے آپ نے اپنے بچوں اور خدام کے ساتھ دوڑ کے مقابلے میں بھی شرکت فرمائی۔

(ورزش کے زینے۔ طبع دوم صفحہ:26)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کبڈی کے بہترین کھلاڑی تھے۔ آپ کے نام سے موسوم طاہر کبڈی ٹورنامنٹ ایک لمبا عرصہ تک ربوہ میں منعقد ہوتا رہا۔ آپ باقاعدہ سیر کرنے والوں میں سے تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نشانہ بازی میں بہترین مہارت رکھتے ہیں۔ خلفاء کی مظاہر قدرت کی سیر اور ان میں غور و فکر کی عادت، ورزشی مقابلوں میں دلچسپی اور شرکت اس کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے کافی ہے۔

حضرت مسیح موعود کا تعامل

حضرت مصلح موعود نے ارشاد فرمایا:

’’کھیلنا آوارگی میں داخل نہیں۔ ایک دفعہ مجھے رؤیا میں بتایا گیا کہ ایک شخص نے خواب میں ہی مجھے کہا کہ فلاں شخص ورزش کر کے وقت ضائع کر دیتا ہے اور میں رؤیا میں ہی اسے جواب دیتا ہوں کہ یہ وقت کا ضیاع نہیں۔ جب کوئی اپنے قویٰ کا خیال نہیں رکھتا تو دینی خدمات میں پوری طرح حصہ نہیں لے سکتا۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے مجھے سبق دیا تھا کیونکہ مجھے ورزش کا خیال نہیں تھا۔ تو ورزش بھی کام کی ہے۔ حضرت مسیح موعود مونگریاں اور مگدر پھیرا کرتے تھے بلکہ وفات سے سال دو سال قبل مجھے فرمایا کہ کہیں سے مونگریاں تلاش کرو۔ جسم میں کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ چنانچہ میں نے کسی سے لا کر دیں اور آپ کچھ دن انہیں پھراتے رہے بلکہ مجھے بھی بتاتے تھے کہ اس رنگ میں اگر پھیری جائیں تو زیادہ مفید ہیں‘‘۔

(مشعل راہ جلد 1 صفحہ:110-109)

انسانی صحت اور دماغ کا تعلق

انسانی صحت اور دماغ کا کیا تعلق ہے؟ اس بارہ میں حضور کا یہ اقتباس ملاحظہ ہو:

’’انسانی صحت دماغ پر خاص اثر کرتی ہے۔ ہزاروں کام دنیا کے ایسے ہیں جو صحت جسمانی سے تعلق رکھتے ہیں گو وہ دین کا حصہ نہیں......بعض قسم کی صحت کی خرابی دماغ کے اندر بھی خرابی پیدا کر دیتی ہے‘‘۔

ورزش کی اہمیت

ورزش کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

’’ورزشوں کی عادت جو ڈالی جاتی ہے وہ اس لئے ہوتی ہے کہ انسان کے جسم میں چستی اور پھرتی پیدا ہو اور اس کے اعضاء درست رہیں اور اس کی ہمت بڑھے۔ ورزش سے پسینہ آتا ہے جس سے بہت سے زہر دور ہوتے ہیں اس لئے ورزش کو نظر انداز کر کے کلی طور پر بچہ کو دماغی کام میں لگانا دماغ کو کمزور کرنے کا موجب ہوتا ہے۔ بچپن میں کھیل کود اور ورزش انسان کی فطرت میں اسی لئے رکھی گئی ہے تاکہ اس کی جسمانی قوت برداشت بڑھ جائے......اس عمر میں ورزش کے ذریعہ بچہ کی تربیت اشد ضروری ہوتی ہے‘‘۔

(مشعل راہ جلد اول صفحہ:169)

کھیلیں کیسی ہوں؟

’’کھیلیں ایسی ہوں کہ جو نہ صرف جسمانی قوتوں کو بلکہ ذہنی قوتوں کو بھی فائدہ پہنچانے والی ہوں اور آئندہ زندگی میں بھی بچہ ان سے فائدہ اٹھا سکے۔ ان میں تین باتوں کا خیال رکھا جائے۔ ایک تو جسم کو فائدہ پہنچے، دوسرے ذہن کو فائدہ پہنچے اور تیسرے وہ آئندہ زندگی میں ان کے کام آسکیں۔ جس کھیل میں یہ تینوں باتیں ہوں گی وہ کھیل ہی نہیں بلکہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم بھی ہوگی اور وہ طالب علم کیلئے ایسی ہی ضروری ہوں گی جیسی کتابیں‘‘۔

(مشعل راہ جلد اول صفحہ:171)

اس ضمن میں حضور نے تیراکی، نشانہ بازی، تیراندازی، غلیل چلانا اور دوڑ کا ذکر فرمایا۔ اب ان کی اہمیت کی بابت کچھ عرض کیا جاتا ہے۔

تیراکی

حضور فرماتے ہیں:

’’تیرنا ہے، یہ کھیل کی کھیل ہے۔ اس میں مقابلے کرائے جائیں تو بہت دلچسپی پیدا ہو سکتی ہے بچوں کیلئے تیرنا بھی ایسی دلچسپی کا موجب ہو سکتا ہے۔ جیسا فٹ بال، کرکٹ یا ہاکی وغیرہ اور پھر یہ ان کے لئے آئندہ زندگی میں مفید بھی ہو سکتا ہے۔ یا کبھی کشتی میں آدمی سفر کر رہا ہو۔ کشتی ڈوب جائے تو وہ اپنی جان بچا سکتا ہے یا کنارے پر بیٹھا کوئی کام کر رہا ہو اور کوئی ڈوبنے لگے تو اسے بچا سکتا ہے۔ تو تیرنا صرف اس زمانے کیلئے کھیل ہی نہیں بلکہ آئندہ زندگی میں اسے فائدہ دینے والی چیز ہے۔ وہ بحری فوج میں آسانی سے داخل ہو سکتا ہے۔ جہاز رانی میں اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ گویا یہ تمام عمر میں اسے فائدہ پہنچانے والا ہنر ہے اور اس لئے ایسی کھیل کی بجائے جو صرف بچپن میں کھیل کے ہی کام آئے یہ ایک ایسی کھیل ہے جو ساری عمر اس کے کام آسکتی ہے‘‘۔

نشانہ بازی، تیراندازی اور غلیل چلانا

نشانہ بازی، تیراندازی اور غلیل چلانے کے بارہ میں حضور فرماتے ہیں۔

’’اسی طرح تیراندازی ہے، غلیل چلانا ہے۔ اس سے ورزش بھی ہوتی ہے۔ بچے شکار کیلئے باہر جاتے ہیں اور دور نکل جاتے ہیں اور اس طرح تازہ ہوا بھی کھاتے ہیں۔ بدن بھی مضبوط ہوتا ہے۔ غلیل چلانے سے جسم میں طاقت آتی ہے ......غلیل جتنی سخت ہو مگر لچک والی ہو، اتنا ہی غلیل زیادہ دور جاتا ہے۔ مگر اسے لچکانے کیلئے طاقت ضروری ہوتی ہے۔ جتنا کوئی زیادہ مضبوط ہوتا اتنا ہی زیادہ دور غلیلہ پھینک سکتا ہے کیونکہ وہ اتنا ہی غلیل کو زیادہ کھینچ کر لچکا سکتا ہے۔ یہ چیز ورزش کا بھی موجب ہے۔ شکار کیلئے زیادہ چلنا پڑتا ہے۔ تازہ ہوا کھانے کا بھی موقع ملتا ہے اور پھر یہ ساری عمر کام آتی ہے۔ غلیل چلانے والا بندوق کا نشانہ بندوق پکڑتے ہی سیکھ سکتا ہے‘‘۔

دوڑنا۔ ایک مفید ورزش

دوڑنا ایک انتہائی مفید ورزش ہے۔ اس کی اہمیت حضور نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔

''اسی طرح دوڑنا ہے جو اپنی ذات میں بہت دلچسپ کھیل ہے۔ اس کے بھی مقابلے کرائے جاتے ہیں جن سے لاتوں کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ لوگ ایسی ورزش کرتے ہیں جن سے جسم کا ایک حصہ تو مضبوط ہوتا ہے مگر باقی کمزور ہو جاتے ہیں۔ لیکن دوڑنا لاتوں کیلئے بھی مفید ہے اور پیٹ کیلئے بھی۔ جو لوگ دوڑنے کے عادی ہوں ان کا پیٹ نہیں بڑھتا۔ یہ کھیل بھی ہے اور آئندہ زندگی میں بڑے کام کی چیز ہے۔ اگر انسان سپاہی ہو تو دشمن کے تعاقب کیلئے یا اگر کسی وقت پیچھے ہٹنا پڑے تو اپنی جان بچانے کے کام آسکتا ہے۔ آئے دن ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں کہ چور مال لے کر بھاگ جاتے ہیں کیونکہ ان کو بھاگنے کی مشق ہوتی ہے مگر گاؤں والے ہانپتے ہوئے پیچھے رہ جاتے ہیں کیونکہ ان کی مشق نہیں ہوتی۔ اگر بھاگنے کی مشق ہو تو چوروں کو پکڑ سکتے ہیں۔ اسی طرح بیسیوں مواقع زندگی میں ایسے آتے ہیں کہ اگر انسان کو بھاگنے کی مشق ہو تو کام سدھر جاتے ہیں''۔

حواس خمسہ کی قوت کو بڑھانا

حواس خمسہ کی قوت کو بڑھانے سے جو فوائد حاصل ہوتے ہیں، ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ نے مندرجہ ذیل حقائق بیان فرمائے۔

''زبان، ناک، ہاتھ اور کان کی مشق بہت کام آنے والی چیزیں ہیں۔ ان سے ذہانت میں بھی ترقی ہوتی ہے۔ ذہانت حواس خمسہ کی تیزی کا نام ہے اور حواس کی تیزی کیلئے ایسی کھیلیں ایجاد کی جاسکتی ہیں بلکہ ہمارے بزرگوں نے ایجاد کی ہوئی ہیں۔ جو کھیل کی کھیل ہیں اور آئندہ زندگی میں اس کے فوائد بھی مخفی ہیں۔''

پھر مزید فرمایا:

''دوڑنے کی مشقیں ہیں۔ آگ بجھانے کی مشق ہے۔ آگ میں سے کود کر نکلنے کی مشق ہے۔ اونچی جگہ سے کودنے کی مشق ہے۔ تیرنے کی مشق ہے۔ یہ سب ہنر ایسے ہیں جن سے مردانگی پیدا ہوتی ہے اور یہ باتیں آئندہ زندگی میں کام آتی ہیں۔ اس کے علاوہ کان ناک اور آنکھ کی قوتیں بڑھانے کے متعلق میں نے کہا تھا۔ مشق کرنے سے یہ قوتیں زیادہ تیز ہو جاتی ہیں اور ایسا آدمی جس کی یہ قوتیں تیز ہوں بہت سے ایسے کام کر سکتا ہے جسے عام آدمی نہیں کر سکتے۔''

(مشعل راہ جلد 1 صفحہ:466)

نیز فرمایا:

''میرے نزدیک تمام مشقوں میں سے ایک نہایت ہی اہم مشق جس سے دشمن مقابلے میں فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے اور جس کی طرف ہماری جماعت کے ہر فرد کو توجہ کرنی چاہئے۔ حواس خمسہ کو ترقی دینے کی کوشش ہے۔ یہ ایک نہایت ہی اہم اور ضروری چیز ہے۔ مثلاً ناک کی حس ہے۔ یہ ایک اعلیٰ درجہ کی حس ہے اور اس سے بڑے بڑے کام لئے جاسکتے ہیں۔ ناک کی حس اگر تیز ہو تو صرف خوشبو اور بدبو کا احساس ترقی نہیں کرتا بلکہ یہ بھی بتایا جاسکتا ہے کہ کس کس قوم میں کس کس قسم کی بو پائی جاتی ہے''۔

(مشعل راہ جلد 1 صفحہ:327)

''اسی طرح بعض لوگوں کی مزے کی حس اتنی تیز ہوتی ہے کہ حیرت آتی ہے اور یہ حس بھی بہت حد تک بڑھائی جاسکتی ہے۔ کئی لوگ ایسے موجود ہیں جو دوائیاں چکھ کر بتا دیتے ہیں کہ اس میں فلاں فلاں دوائیاں پڑی ہیں''۔

(مشعل راہ جلد 1 صفحہ:328)

''اسی طرح کانوں کی حس ہے۔ اس کو بڑھا کر بھی حیرت انگیز کام لئے جاسکتے ہیں۔ امریکہ کے ریڈ انڈینز نے اس میں اتنی ترقی کی ہے کہ وہ زمین پر کان لگا کر یہ بتا دیتے ہیں کہ اتنے سوار مثلاً دو چار میل کے فاصلے پر سے آرہے ہیں۔ اس کا راز یہ ہے کہ گھوڑوں کے چلنے کی وجہ سے زمین میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔ وہ حرکت دوسرے کو معلوم بھی نہیں ہوتی مگر انہوں نے کانوں کی حس بڑھا کر اتنی مشق کی ہوئی ہوتی ہے کہ وہ فوراً زمین پر کان لگا کر اس حرکت کو معلوم کر لیتے ہیں اور میلوں میل سے سواروں کے آنے کی آواز سن لیتے ہیں''۔ (مشعل راہ جلد 1 صفحہ:329)

''اسی طرح انسانی قدموں کی آواز سے یہ پہچان لیتے ہیں کہ یہ کسی یورپین کا قدم ہے یا دیسی کا۔ اسی طرح وہ بو سونگھ کر بتا دیا کرتے ہیں کہ ہماری طرف کوئی آدمی آرہے ہیں''۔

(مشعل راہ جلد 1 صفحہ:329)

ورزش اور مشینری کا باہمی رابطہ

اس ضمن میں حضرت مصلح موعودنے ہدایت فرمائی۔

''ہمارے خدام کو مشینری کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے آجکل مشینوں میں برکت دی ہے۔ جو شخص مشینوں پر کام کرنا جانتا ہو۔ وہ کسی بھی جگہ چلا جائے اپنے لئے عمدہ گزارہ پیدا کر سکتا ہے۔ آج کل تمام قسم کے فوائد مشینوں سے وابستہ ہیں اور جتنا مشینوں سے آج کل کوئی قوم دور ہو گی اتنی ہی وہ ترقیات میں پیچھے رہ جائے گی۔ اسی طرح اگر خدام لوہار، ترکھان، بھٹی اور دھونکنی کا کام سیکھیں تو ان کی ورزش کی ورزش بھی ہوتی رہے گی اور پیشہ کا پیشہ بھی ہے۔ چونکہ خدام کیلئے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالنا ضروری ہے۔ اگر خدام ایسے کام کریں تو وہ ایک طرف سے ہاتھ سے کام کرنے والے ہوں گے اور دوسری طرف اپنا گزارہ پیدا کرنے والے ہوں گے۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنا یہ ہمارا طرّہ امتیاز ہونا چاہئے''۔

(مشعل راہ جلد 1 صفحہ:445)

ورزش، بشاشت اور طیب غذا

ورزش کے ساتھ ساتھ بشاشت اور طیب غذا کی بھی بہت اہمیت ہے کیونکہ اس سے قوت عملیہ بہت ترقی کرتی ہے۔ اس بنیادی حقیقت کو واضح کرتے ہوئے حضور نے ایک موقع پر فرمایا۔

''پھر بہت کچھ نشاط اور عزم سے بھی یہ امور تعلق رکھتے ہیں اور تھوڑی تھوڑی غذا سے بھی انسان میں نہایت اعلیٰ درجہ کی قوت عملیہ پیدا ہوتی ہے۔ اگر غذا کے ساتھ ورزش رکھی جائے تو پھر غذا کے استعمال کے وقت بشاشت اور نشاط کو قائم رکھا جائے تو غذا ایسے طور پر جزو بدن ہوتی ہے کہ انسان کے تمام قویٰ میں ایک طاقت محسوس ہونے لگتی ہے۔ جسے ہمارے ملک میں انگ لگنا کہتے ہیں اور یہ چیز اس کی ترقی اور راحت کا موجب ہوتی ہے۔ پس غذا کے صحیح نہ ملنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ لوگوں کو غذا کی کمی کی شکایت ہے۔ بلکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ ان کو غذا کے استعمال کا صحیح طریق معلوم نہیں۔ اگر صحیح طور پر غذا کھائی جائے تو تھوڑی سے تھوڑی غذا بھی انسان کے اندر بہت بڑی قوت عملیہ پیدا کر دیتی اور اس کے قلب میں نئی امنگ اور نیا جوش بھر دیتی ہے''۔

(مشعل راہ جلد 1 صفحہ:483)

روزانہ ورزش کے چند فوائد

روزانہ ورزش اور کھیل کے فوائد آسانی سے فراموش نہیں کئے جاسکتے اور یہ فوائد آپ کی عمر، جنس یا طبعی حالت کے باوصف ہوتے ہیں۔ ان میں صرف چند یہاں ذکر کئے جاتے ہیں۔

1۔ وزن میں کنٹرول:

ورزش اور کھیل زائد وزن حاصل کرنے میں نہ صرف روک بنتی ہے بلکہ وزن کو کم کرنے میں بھی مدد دیتی ہے۔ جب آپ ورزش کرتے ہیں تو کیلوریز کو جلاتے ہیں۔ جتنی سخت ایکسرسائز ہو گی اتنی ہی زیادی کیلوریز جلیں گی۔ اس کے لئے آپ آسان کام کر سکتے ہیں مثلاً لفٹ کی بجائے سیڑھیاں استعمال کریں اور روز مرہ کے کاموں میں اپنے بدن کو زیادہ متحرک رکھیں۔

2۔ خرابی صحت اور بیماریوں کو دور کرنا:

آپ دل کی بیماریوں کے بارہ میں فکرمند ہیں یا بلڈ پریشر سے خوف زدہ ہیں تو اس سے قطع نظر کہ آپ کا وزن کیا ہے؟ اگر آپ متحرک ہیں تو HDL یا اچھا کولسٹرول کو بڑھا سکتے ہیں اور خراب کولسٹرول کو کم کر سکتے ہیں۔ اس طرح آپ کی خون کی نالیوں میں خون رواں رہتا ہے یہ تو محض ایک مثال ہے تاہم باقاعدگی کے ساتھ کھیل یا ایکسرسائز سے آپ بہت سی بیماریوں سے بچاؤ کر سکتے ہیں مثلاً فالج، ذیابیطس، ڈپریشن، کینسر اور جوڑوں کا درد وغیرہ......

3۔ موڈ کی بہتری:

اگر آپ ذہنی تناؤ اور دباؤ (stress) میں مبتلا ہیں یا ذہنی طور پر اپنے آپ کو صحت مند نہیں سمجھ رہے تو جم (gym) یا تیس منٹ کی تیز رفتار سیر آپ کی مدد کر سکتی ہے۔ یہ جسمانی ورزش دماغ میں بعض ایسے مادوں کو متحرک کرتی ہے جس سے خوشی اور انبساط پیدا ہوتا ہے اور انسان اپنے آپ کو Relax محسوس کرتا ہے۔ نیز تیز ورزش، سیر اور کھیل سے آپ کے اندر خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔

4۔ توانائی میں اضافہ:

ورزش آپ کے عضلات اور پٹھوں کو مضبوط کرتی ہے۔ یہ آکسیجن اور دوسرے ضروری اجزاء کو ہمارے جسم کے مختلف حصوں میں پہنچاتی ہے۔ جب دل اور پھیپھڑے زیادہ بہتر کام کرتے ہیں تو اس طرح آپ کے اندر توانائی پیدا ہوتی ہے جو جسم کے مفید کاموں میں استعمال ہوتی ہے۔

5۔ نیند میں بہتری:

اگر آپ کو نیند نہیں آ رہی یا نیند لینے میں کئی مسائل ہیں تو باقاعدہ ورزش اور کھیل اس سلسلہ میں آپ کی مدد کر سکتی ہے۔ ورزش سے آپ جلدی اور گہری نیند لے سکتے ہیں۔ صرف اتنا کریں کہ بستر پر جانے سے معاً قبل ایکسرسائز نہ کریں۔

6۔ فرحت انگیز تجربہ:

وقت گزارنے کے لئے بھی کھیل اور ورزش بہترین اور صحت مند مشغلہ ہے اس طرح آپ قدرت کے نظاروں سے اپنے آپ کو مستفید کر سکتے ہیں۔ بیرونی دنیا سے تعلق بڑھا سکتے ہیں یا خوشگوار لمحات گزار سکتے ہیں۔ یہ خاندان یا دوستوں سے میل ملاپ کا بھی ایک ذریعہ بن سکتی ہے۔ مثلاً آپ فٹ بال، بیڈمنٹن وغیرہ کی ٹیم کا حصہ بن جائیں۔ ایسی ورزش یا ایسی جسمانی سرگرمی ڈھونڈیئے جس سے آپ خوش وخرم رہیں اور اگر ایک ہی قسم کی ورزش سے بوریت محسوس کریں تو دوسری قسم کی ورزش شروع کر دیں۔

الغرض ورزش اور جسمانی سرگرمی کے ذریعہ آپ اپنے آپ کو بہتر محسوس کرتے ہیں۔ صحت میں بہتری ہو سکتی ہے اور ساتھ ساتھ یہ فرحت انگیز بھی ہے۔ عمومی طور پر آپ کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ ہر دن کم از کم تیس منٹ کھیل یا ورزش کریں جس میں آپ کا جسم متحرک رہے۔ اگر آپ وزن کم کرنا چاہتے ہیں تو ورزش کے لئے اس سے زائد وقت دینا چاہئے۔ لیکن ایک بہت ضروری بات یہ ہے کہ اگر خدانخواستہ آپ کو صحت کے مسائل ہیں تو ورزش شروع کرنے سے قبل اپنے ڈاکٹر سے ضرور رابطہ کر لیں اور اس کے مشورہ سے ورزش یا کھیل کا وقت اور نوعیت طے کیجئے۔

مکرم نصراللہ خان صاحب

محترمہ عاصمہ پروین صاحبہ کا ذکر خیر

9نومبر 1962ء کو دن کے اُجالے میں میرے آنگن میں اترنے والا مہمان میری اہلیہ عاصمہ پروین صاحبہ مورخہ 27فروری 2012ء منوں مٹی تلے آسودۂ خاک ہوگئی اور یوں نصف صدی پرمحیط باہمی سفر اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار اور میری اہلیہ مرحومہ عاصمہ پروین صاحبہ دُختر چوہدری غلام دستگیر صاحب مرحوم سابق امیر جماعتہائے احمدیہ فیصل آباد مورخہ 27دسمبر 1961ء کو برموقع جلسہ سالانہ ربوہ شادی کے بندھن میں بندھے۔ اجتماعی نکاحوں کا اعلان جلسہ کے سٹیج سے حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس خالد احمدیت نے کیا۔ دعا میں جلسہ میں حاضر ہزاروں لوگ شامل ہوئے۔ رخصتی کا عمل 9نومبر 1962ء کو وقوع پذیر ہوا۔ آسودۂ حال، نازوں کی پلی پہلوٹھی بیٹی اور شہری فضاؤں میں پلی بڑھی اللہ کی یہ نازک بدن بندی ایک نئی زندگی کی شروعات کرنے، میرے مٹی سے بنے گھروندے میں اتری اور پھر اس سارے سفر کو نہایت صبر، قناعت، استقامت، حوصلے اور ہنرمندی سے نباہا اور آغاز میں بے جوڑ نظر آنے والا یہ بندھن آہستہ آہستہ باہمی اعتماد، خلوص، محبت اور جاں نثاری میں ڈھل گیا جس کے سارے کا سارا کریڈٹ میں اعلیٰ وجہ البصیرت اپنی مرحومہ بیوی کے نام کرتا ہوں۔

اولاد

اللہ تعالیٰ نے ہمیں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے عطا فرمائے۔ پہلی دو بیٹیاں جڑواں تھیں۔ ایک بیٹا بنام فضل رحمان صغرسنی کی حالت میں فوت ہوگیا۔ اس کی جدائی کو مرحومہ نے بڑے صبر اور حوصلہ سے برداشت کیا۔ ہمارا گاؤں گوکہ ضلع شیخوپورہ میں تھا لیکن لاہور سے قریب اتنا قریب کہ 1953ء میں ٹیکسالی گیٹ لاہور میں ایک احمدی کے لکڑی کے ٹال کو لگادی جانے والی آگ کو ہم نے اپنے گاؤں سے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ میری ملازمت لاہور میں تھی۔ روز کا آنا جانا تھا۔ جب بچے سکول جانے کی عمر کو ہوئے تو ہم لاہور منتقل ہوگئے۔ ہر ہفتہ گاؤں کا پھیرا لگ جاتا اور بعض اوقات اس سے بھی پہلے۔ پاک بھارت کی 1971ء کی جنگ کی گھن گرج لاہور میں سنی۔ بھارتی فضائیہ نے جس رات شیخوپورہ کے قریب بم گرائے، ہمارے کمرے کے دروازے اور کھڑکی کی چٹخنی از خود کھل گئی۔ بچے ڈر کر رونے لگے۔ مرحومہ ان کو دلاسہ دینے کے ساتھ ساتھ دعاؤں میں مشغول رہیں۔

صبر و حوصلہ

جب 1974ء میں جماعت کے خلاف فساد برپا کیا گیا تو ہم لاہور ہی میں تھے۔ ایک روز دن دیہاڑے شیزان کمپنی کی جوس وین کو لوٹ کر آگ لگادی گئی۔ شرپسند شیزان مینگو جوس کی بوتلیں گلے میں انڈیلتے گئے اور نعرے لگاتے گئے۔ دس سال بعد راقم اس "جہاد" میں شامل ٹولی کے ایک سرگرم رکن سے ملا وہ اس وقت مشہور پراپرٹی ڈیلر تھا۔ باتوں باتوں میں 1974ء کا ذکر چل پڑا۔ خاکسار نے پوچھا کہ آپ نے کونسی خدمت دین کی تو گویا ہوئے: "شیزان کی وین کو آگ لگانے کا منصوبہ میں نے بنایا تھا"۔

گاؤں میں ہمارا اکیلا احمدی گھر تھا۔ ہم گاؤں چلے گئے اور والدین کے ساتھ راتوں کو جاگتے۔ لاہور میں ہم نے اپنا ضروری سامان ایک غیر احمدی ہمسایہ کے گھر رکھوادیا تھا۔ ایک دن اس کی بیوی اہلیہ مرحومہ کے پاس آئی کہ اپنا سامان واپس لے آئیں کیونکہ فلاں آدمی نے دھمکی دی ہے کہ اگر تم نے مرزائیوں کا سامان رکھا تو ہم تمہارے سامان کو آگ لگادیں گے۔ چنانچہ ہم اپنا سامان واپس لے آئے۔ خاکسار ان دنوں دفتر ہی میں ایک ٹریننگ کورس پر تھا اور دفتر میں ہڑتال بھی تھی اس لئے جلدی گھر آجاتا۔ ایک روز دیکھا کہ گھر کے بیرونی دروازے کے پاس مٹی کے تیل کا ڈبہ اور ماچس پڑی ہے۔ استفسار پر اہلیہ نے پُر عزم لہجے میں کہا کہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر کسی نے ہمارے گھر کو آگ لگانے کی کوشش کی تو میں ان سب کے گھر جلادوں گی۔ مجھے بڑی حیرانی ہوئی۔ پھر اسے بتایا کہ ہمارا طرز عمل یہ نہیں۔ ہمارا طرز عمل صبر اور دعا ہے۔ تب تیل کو مناسب جگہ پر رکھ دیا۔ گاؤں جانے سے پہلے ساتھ والی ہمسائی نے جو کہ ایک دھوبی کی بیوی تھی، ہمارا دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا اپنا ضروری سامان میرے گھر رکھوادیں ہم جان دے کر بھی حفاظت کریں گے۔ ہم نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا کرے۔

مالی حالات اور تربیت

اولاد

راقم کے مالی حالات کچھ بہتر نہیں تھے۔ گاؤں سے غلہ، گھی وغیرہ کی صورت میں مدد مل جایا کرتی تھی۔ گاؤں سے روزانہ ملازمت پر آنے جانے سے بہت سا وقت ضائع ہوجاتا اور پھر گھر پر والد صاحب کا ہاتھ بٹانا۔ لہٰذا ملازمت میں ترقی نہ ہوسکی جس کا سب کو احساس تھا۔ لاہور میں سکونت اختیار کرنے کے بعد خاکسار نے محکمانہ امتحانوں میں توجہ کی۔ کچھ لوگوں کا گروپ بنا۔ دفتری اوقات کے بعد دفتر کے کسی کمرہ میں ڈیرہ جمتا اور امتحان کی تیاری ہوتی۔ شام ہوتی تو گھروں کو لوٹ جاتے۔ اس سارے عرصہ میں مرحومہ بچوں کی تعلیم وتربیت کا خیال رکھتیں۔ بچوں کے پہناوے سے کسی کو ہمارے گھر کی مالی حالت کا احساس نہ ہوتا تھا۔ کپڑے میں چناؤ کا ہنر، سینے کا سلیقہ اور پہننے کا ڈھنگ خوب آتا تھا۔ اسی دور میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں چوتھی بچی عزیزہ فوزیہ راحت حال مقیم جرمنی سے نوازا۔ اس کی پیدائش سے خوشیوں اور مالی حالات میں سدھار کا آغاز ہوا۔ خاکسار اوپر تلے ہونے والے اپنے تین امتحانوں میں کامیاب رہا۔ اس میں خلیفہ وقت، والدین صد اکرام، مرحومہ کے والدین و دیگر بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کے ساتھ ساتھ اہلیہ مرحومہ کی خاموش قربانیوں کا بھی حصہ تھا۔ اگر اس کا حسن انتظام اور سلوک معاون نہ ہوتا تو گھر کی بے سکونی میں امتحانوں کی کماحقہ تیاری نہ ہو پاتی۔ تمام بچوں کو خود قرآن کریم پڑھایا۔ تربیت کے معاملہ میں بچوں پر گہری نظر رکھی۔ نماز کی عادت میں مدام تھا اور بچوں کو بھی عادی بنایا۔

دعاؤں میں انہماک

دعاؤں پر بہت یقین تھا۔ ہمیشہ دعاؤں کا سہارا پکڑا۔ دعائیہ کتب کے تمام سیٹ ہر وقت پاس رہتے اور زیر مطالعہ رہتے۔ اپنی تمام اولاد کو یہ سیٹ تحفۃً دیئے اور اس کے ساتھ رسالہ درود شریف مرتبہ و مصنفہ حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ہلال پوری بھی دیا۔ وفات پر ان کی ڈائری کے بہت سے اوراق پر دعائیں لکھی ملیں۔ جو بھی دعا کے لئے کہتا التزام کے ساتھ، نہایت توجہ اور خلوص کے ساتھ دعائیں کرتیں۔ اپنے پانچوں دامادوں کے لئے دعا گو رہتیں۔ اپنی اولاد ہی کے لئے نہیں ان کی اولادوں اور اولاد در اولاد کے لئے اپنے مجیب الدعوات خدا کے حضور فریاد کناں رہتیں۔

رہن سہن اور خوراک

صاف ستھری عادات کی مالکہ تھیں۔ گندگی ہرگز پسند نہ تھی۔ بہت کفایت شعار تھیں۔ کسی بھی نعمت کا ضیاع بہت ناگوار گزرتا۔ اشیاء کے استعمال میں نہایت احتیاط سے کام لیتیں۔ آنحضرت ﷺ کی ہدایات مدنظر رہتیں خود بھی عمل کرتیں مثلاً دروازوں کا رات کے وقت احتیاط سے بند کرنا، کپڑوں کو کئی بار جھاڑ کر پہننا، رات کو بستر کو خوب صاف کرنا اور رضائی یا کمبل وغیرہ کو مکمل کھول کر دیکھنا، جوتی کو اچھی طرح جھاڑ کر پہننا، پانی ڈھانپ کر رکھنا اور رات کو آگ جلتے نہ چھوڑنا وغیرہ وغیرہ۔ گفتگو میں بہت احتیاط چغلی سے نہایت کراہت تھی۔ ہمیشہ حیا کے پہلو کا خیال رکھا۔ طبیعت میں حجاب بہت تھا۔ خاکسار کے دفتری فرائض میں بعض محکموں کے حساب کتاب کی پڑتال تھی۔ میرے افسران کہا کرتے تھے کہ لوگ ہماری منتیں اور خدمتیں کر کے انسپکشن پر بھجوانے کا کہتے ہیں تم نے کبھی اشارہ بھی نہیں کیا بلکہ اپنی باری بھی بعض اوقات چھوڑ دیتے ہو۔ خاکسار عرض کرتا کہ میرے گھر سے مجھ سے کبھی ایسا مطالبہ نہیں ہوتا نہ میری اہلیہ سے نہ بچوں سے۔ میری اور میرے ایک رفیق کار کی جب ریٹائرمنٹ ہوئی تو میو ہسپتال لاہور کے بجٹ اور اکاؤنٹس کے سربراہ نے ہم دونوں کو بلا کر کہا میں تم دونوں کو کنٹریکٹ پر رکھ لیتا ہوں۔ ہم دونوں نے شکریہ کے ساتھ معذرت کی تو وہ بڑے حیران ہوئے کہ ریٹائر ہوکر بھی دونوں کا یہی حال ہے۔ آخر تمہارے گھریلو معاملات چلتے کیسے ہیں؟ ہم نے عرض کیا کہ ہم نے اپنے وسائل کے اندر رہنے کی عادت اختیار کر رکھی ہے اور ہمارے گھر والے اس سلسلہ میں ہمارے معاون و مددگار ہیں۔ بے شک نیک بیوی نعمت غیر مترقبہ ہوا کرتی ہے۔

قرآن مجید سے محبت

قرآن مجید کی تلاوت میں باقاعدگی تھی۔ التزام کے ساتھ تلاوت کرتیں۔ رمضان المبارک میں کم از کم تین دور تو ضرور ہوتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جب قرآن مجید کو صحت کے ساتھ پڑھنے کی تحریک کی تو ان اجلاسوں میں شرکت کرتیں۔ حلقہ کے ایک حافظ قرآن عزیزم عامر شہزاد صاحب جو کہ قریبی عزیزوں میں سے ہے کو قرآن سنایا تو انہوں نے کہا ممانی جان آپ کا تلفظ کافی حد تک بہتر ہے۔ یہاں ایڈمنٹن کینیڈا میں 2009ء میں آئیں تو محسوس کیا کہ قرآن مجید کے آخری پارہ کے پڑھنے میں کچھ دقت ہے اور غلطیاں ہوجاتی ہیں تو لجنہ اماء اللہ کی ایک نہایت ہی متحرک اور قرآن مجید کی خدمت پر ہمہ وقت مستعد مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ مرزا رشید احمد صاحب سے آن لائن پڑھنا شروع کیا اور اس کے ساتھ قصیدہ در مدح آنحضرت ﷺ از حضرت مسیح موعود بھی پڑھتیں۔ مرحومہ عمر میں بڑی ہونے کے باوجود ان کو میری استانی صاحبہ کہہ کر پکارتیں اور ان کی بڑی عزت کرتیں۔ روزانہ کی تلاوت الگ تھی۔

مالی قربانی

جب تک صحت اجازت دیتی رہی رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ بعد میں فدیہ ادا کرتیں اور عین اوائل رمضان میں یہ فریضہ ادا کرتیں۔ زیور کی نمائش کی عادت ہرگز نہ تھی۔ بہت کم پہنتیں۔ جب سے علم ہوا کہ غیر مستعمل زیور جو نصاب زکوٰۃ کی حد میں آجائے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوجاتی ہے تو اس وقت سے باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرتیں اور اپنی پس انداز رقم سے کرتیں۔ صدقہ خیرات کی پختہ عادت تھی۔ جمعہ کے روز خصوصیت سے صدقہ نکالنے کی عادت تھی۔ خاکسار بتاتا کہ چندہ کے ساتھ صدقہ کی مد میں ادائیگی کردیتا ہوں لیکن وہ مُصر ہوتیں کہ یہ بھی ضرور دینا ہے۔ تمام مالی قربانیوں میں حسب حیثیت بشاشت قلب سے شامل ہوتیں۔ جلسہ ہائے سالانہ میں شمولیت کا بڑا شوق تھا۔ دو مرتبہ قادیان دارالامان، ایک مرتبہ جرمنی، ایک بار لندن اور ایک دفعہ جلسہ سالانہ کینیڈا میں شرکت کی اور جب بھی موقع ملا حضرت خلیفۃ المسیح سے ملاقات کی۔ جمعۃ المبارک کے روز سورۃ الکہف ضرور پڑھتیں۔ ہمسایوں سے اچھے تعلقات رہے۔ ان کی ضروریات کا خیال رہتا۔ بعض بچوں کو پڑھائی میں بھی مدد دی۔ اچھے اخلاق والی بچیوں کو ہمارے ہاں آنے میں روک نہ ہوتی اور اسی طرح پر اپنی بچیاں بھی جاتیں لیکن رات گئے تک رہنے کی اجازت نہ تھی۔

خلافت سے تعلق

نظام خلافت اور خلیفہ وقت سے محبت کا تعلق رکھا۔ خلیفۃ المسیح کی خدمت میں تجدید بیعت کا خط اول وقت لکھا۔ دعا کے لئے اکثر خط لکھا کرتیں۔ جواب پڑھ کر شکر بجا لاتیں کہ ہماری روحانی قیادت ایسے پاک وجودوں کے ہاتھ ہے جو ہمارے ہی بھاگ اور مقدر سنوارنے کے لئے اپنے رب کے حضور گریہ وزاری میں مصروف رہتے ہیں۔ ہمارے غم و خوشی میں شریک ہوتے ہیں۔ موصول ہونے والے جوابات کو سنبھال کر رکھتیں۔ خاکسار اور اپنی اولاد کو بھی خلیفہ وقت کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھنے کا کہتیں اور پھر یاددہانی کثرت سے کرواتیں۔

مرحومہ نے پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ ایک بیٹا کلیم اللہ، تین بیٹیاں طاہرہ منصور، فائزہ شریف اور نویدہ ادریس کینیڈا، دو بیٹیاں زاہدہ شمس راحت، فوزیہ راحت سمیع جرمنی، 2 بھائی مبارک احمد، محمد احمد جرمنی، ایک بہن زیب النساء عذرا جرمنی، ایک بہن ریحانہ نصیر ربوہ، ایک بہن ثمینہ فیصل آباد، ایک بھائی توقیر احمد فیصل آباد اور ایک بہن طاہرہ تبسم لاہور یادگار چھوڑی ہیں۔ اس کے علاوہ 10 نواسے، 10 نواسیاں، ایک پڑنواسہ اور دو پڑنواسیاں اور چار پوتیاں بھی غمگساروں میں شامل ہیں۔ قارئین ''الفضل'' سے گزارش ہے کہ ہمارے اکلوتے بیٹے کے ہاں اولاد نرینہ کے لئے صدق دل سے دعا کریں۔ مرحومہ ''الفضل'' کی مستقل قاریہ تھیں، ادارہ کے کارکنان اور درخواست دعا والوں کے لئے ہمیشہ دعا کیا کرتیں۔ مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم سلطان نصیر احمد صاحب

دنیاوی امور ذکر خدا سے غافل نہ کریں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

ایسے عظیم مرد جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے یا نماز کے قیام سے یا زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل کرتی ہے۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل (خوف سے) الٹ پلٹ ہو رہے ہوں۔ (النور:38)

پھر رسول کریم ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:

تو کہہ دے کہ اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہارے ازواج اور تمہارے قبیلے اور وہ اموال جو تم کماتے ہو اور وہ تجارت جس میں گھاٹے کا خوف رکھتے ہو اور وہ گھر جو تمہیں پسند ہیں اللہ اور اس کے رسول سے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہیں زیادہ پیارے ہیں تو پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ لے آئے۔ اور اللہ بدکردار لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (التوبۃ:24)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''یاد رکھو کہ کامل بندے اللہ تعالیٰ کے وہی ہوتے ہیں جن کی نسبت فرمایا ہے لَا تُلۡھِیۡھِمۡ تِجَارَۃٌ۔ جب دل خدا کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کرلیتا ہے تو وہ اس سے الگ ہوتا ہی نہیں۔ اس کی ایک کیفیت اس طریق پر سمجھ میں آسکتی ہے کہ جیسے کسی کا بچہ بیمار ہو تو خواہ وہ کہیں جاوے کسی کام میں مصروف ہو مگر اس کا دل اور دھیان اسی بچہ میں رہے گا۔ اسی طرح جو لوگ خدا کے ساتھ سچا تعلق اور محبت پیدا کرتے ہیں وہ کسی حال میں بھی خدا کو فراموش نہیں کرتے۔''

(الحکم مؤرخہ 24 جون 1904 صفحہ 21)

پھر فرمایا:

''دین اور دنیا ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے سوائے اس حالت کے جب خدا چاہے تو کسی شخص کی فطرت کو ایسا سعید بنائے کہ وہ دنیا کے کاروبار میں پڑ کر بھی اپنے دین کو مقدم رکھے اور ایسے شخص بھی دنیا میں ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک شخص کا ذکر تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص ہزارہا روپیہ کے لین دین کرنے میں مصروف تھا ایک ولی اللہ نے اس کو دیکھا اور کشفی نگاہ اس پر ڈالی تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا دل باوجود اس قدر لین دین ...... روپیہ کے خدا تعالیٰ سے ایک دم غافل نہ تھا۔ ایسے ہی آدمیوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے لَا تُلۡھِیۡھِمۡ تِجَارَۃٌ۔ کوئی تجارت اور خرید و فروخت ان کو غافل نہیں کرتی اور انسان کا کمال بھی یہی ہے کہ دنیا اور پھر خدا کو بھی نہ بھولے۔ وہ ٹٹو کس کام کا ہے جو بروقت بوجھ لادنے کے بیٹھ جاتا ہے اور جب خالی ہو تو خوب چلتا ہے وہ قابل تعریف نہیں۔ وہ فقیر جو دنیوی کاموں سے گھبرا کر گوشہ نشین بن جاتا ہے وہ ایک کمزوری دکھلاتا ہے۔ اسلام میں رہبانیت نہیں ہم کبھی نہیں کہتے کہ عورتوں کو اور بال بچوں کو ترک کردو اور دنیوی کاروبار کو چھوڑ دو۔ نہیں بلکہ ملازم کو چاہئے کہ وہ اپنی ملازمت کے فرائض ادا کرے اور تاجر اپنی تجارت کے کاروبار کو پورا کرے لیکن دین کو مقدم رکھے۔

اس کی مثال خود دنیا میں موجود ہے کہ تاجر اور ملازم لوگ باوجود اس کے کہ وہ اپنی تجارت اور ملازمت کو بہت عمدگی سے پورا کرتے ہیں پھر بھی بیوی بچے رکھتے ہیں اور ان کے حقوق برابر ادا کرتے ہیں۔ ایسا ہی ایک انسان ان تمام مشاغل کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حقوق کو ادا کرسکتا ہے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر بڑی عمدگی سے اپنی زندگی گزار سکتا ہے۔

(بدر مؤرخہ 14/مارچ 1907ء صفحہ 6)

اللہ سے ڈر اور سب کچھ کر

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''ہم یہ نہیں کہتے کہ زراعت والا زراعت کو اور تجارت والا تجارت کو، ملازمت والا ملازمت کو اور صنعت و حرفت والا اپنے کاروبار کو ترک کردے اور ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ جائے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں لَا تُلۡھِیۡھِمۡ تِجَارَۃٌ والا معاملہ ہو۔ دست با کار دِل بیار والی بات ہو۔ تاجر اپنے کاروبارِ تجارت میں اور زمیندار اپنے امور زراعت میں اور بادشاہ اپنے تخت حکومت پر بیٹھ کر۔ غرض جو جس کام میں ہے اپنے کاموں میں خدا کو نصب العین رکھے اور اس کی عظمت اور جبروت کو پیش نظر رکھ کر اس کے احکام اور اوامر و نواہی کا لحاظ رکھتے ہوئے جو چاہے کرے۔ اللہ سے ڈر اور سب کچھ کر۔

اسلام کہاں ایسی تعلیم دیتا ہے کہ تم کاروبار چھوڑ کر لنگڑے لُولوں کی طرح نکمے بیٹھ رہو اور بجائے اس کے کہ اَوروں کی خدمت کرو خود دوسروں پر بوجھ بنو۔ نہیں بلکہ سُست ہونا گناہ ہے۔ بھلا ایسا آدمی پھر خدا اور اس کے دین کی کیا خدمت کرسکے گا۔ عیال و اطفال جو خدا نے اس کے ذمے لگائے ہیں ان کو کہاں سے کھلائے گا۔

پس یاد رکھو کہ خدا کا یہ ہرگز منشاء نہیں کہ تم دنیا کو بالکل ترک کردو بلکہ اس کا جو منشاء ہے وہ یہ ہے کہ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰھَا تجارت کرو، زراعت کرو، ملازمت کرو اور حرفت کرو۔ جو چاہو کرو مگر نفس کو خدا کی نافرمانی سے روکتے رہو اور ایسا تزکیہ کرو کہ یہ امور تمہیں خدا سے غافل نہ کردیں۔ پھر جو تمہاری دُنیا ہے وہ بھی دین کے حکم میں آجاوے گی۔

(الحکم مؤرخہ 26، 30/اگست 1908ء صفحہ 3، 4)

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد 3 صفحہ 455 تا 457)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''جو لوگ خدا کی طرف سے آتے ہیں وہ دنیا کو ترک کرتے ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ دنیا کو اپنا مقصود اور غایت نہیں ٹھہراتے اور دنیا ان کی خادم اور غلام ہو جاتی ہے۔ جو لوگ برخلاف اس کے دنیا کو اپنا اصل مقصود ٹھہراتے ہیں خواہ وہ دنیا کو کسی قدر بھی حاصل کرلیں آخرکار ذلیل ہوتے ہیں''۔

(ذکر حبیب صفحہ 134)

پھر آپ نے فرمایا:۔

''وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدھوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کرسکتے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کرسکتے)''۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

پھر فرماتے ہیں: ''جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے''۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18)

فرمایا:

''دنیا کے کام نہ تو کبھی کسی نے پورے کئے اور نہ کرے گا۔ دنیا دار لوگ نہیں سمجھتے کہ ہم کیوں دنیا میں آئے اور کیوں جائیں گے کون سمجھاوے جب کہ خدا تعالیٰ نے سمجھایا ہو، دنیا کے کام کرنا گناہ نہیں۔ مومن وہ ہے جو درحقیقت دین کو مقدم سمجھے اور جس طرح اس ناچیز اور پلید دنیا کی کامیابیوں کے لئے دن رات سوچتا یہاں تک کہ پلنگ پر لیٹے لیٹے فکر کرتا ہے اور اس کی ناکامی پر سخت رنج اٹھاتا ہے ایسا ہی دین کی غمخواری میں بھی مشغول رہے۔ دنیا سے دل لگانا بڑا دھوکہ ہے موت کا ذرہ اعتبار نہیں''۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم مکتوب نمبر 9 صفحہ 72-73)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم مصباح الدین محمود صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بیٹے عزیزم نورالدین واقف نو نے چار سال آٹھ ماہ کی عمر میں قرآنِ کریم کا پہلا دور مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ قرآنِ کریم کا بیشتر حصہ عزیزم کی والدہ مکرمہ صائمہ صبا صاحبہ کو پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مورخہ یکم مئی 2013ء کو اس کی تقریبِ آمین ہوئی۔ مکرم حافظ برہان محمد خان صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن نے عزیزم سے قرآنِ کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ عزیزم، مکرم شریف احمد صاحب راجوری کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد انوار صاحب دستگیر سوسائٹی کراچی کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ عزیزم کو تا عمر قرآنِ کریم کے حقیقی انوار و برکات حاصل کرنے والا، اس پر عمل کرنے والا اور خلافتِ احمدیہ کا سلطانِ نصیر بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم سعید اللہ خان ملہی صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بیٹا جری اللہ خان ملہی عمر 10 سال پیدائشی طور پر پیشاب کی تکلیف میں مبتلا ہے اور چھوٹے بڑے 9 آپریشن ہو چکے ہیں۔ اس دوران اس کا بایاں گردہ ناکارہ ہونے کی وجہ سے نکال دیا گیا ہے۔ دایاں گردہ بھی بہت زیادہ متاثر ہوا صرف 22 فیصد کام کر رہا ہے۔ اس وجہ سے اس کا بلڈ پریشر بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے اور چکر آتے ہیں۔ اب کراچی کے ایک ہسپتال SIUT سے علاج چل رہا ہے۔ ڈائلیسز متوقع ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ شافی مطلق خدا شفائے کاملہ و عاجلہ سے نوازے ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اپنے فضلوں اور رحمتوں سے مکمل طور پر صحت یاب فرمائے۔ آمین

مکرم گلزار احمد نگری صاحب معلم وقف جدید چک نمبر 161 مراد تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی بیٹی تقریباً 6 ماہ سے بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالیٰ خاکسار کی بیٹی کو کامل اور جلد شفا عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم محمد رضاء اللہ چانڈیو صاحب مربی سلسلہ باڈہ ضلع لاڑکانہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو دو بیٹوں کے بعد مورخہ 24۔ اپریل 2013ء کو بیٹی کی نعمت سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام بریرہ رضا عطا فرمایا ہے۔ بچی خدا کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم محمد اسداللہ چانڈیو صاحب آف قمر آباد ضلع نوشہرو فیروز حال دارالعلوم شرقی نور ربوہ کی پوتی اور مکرم محمد عرفان صابر صاحب بلوچ آف کشمیر کالونی کراچی کی نواسی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ نومولودہ کو محض اپنے فضل سے دیندار، پارسا اور خادمہ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال و شکریہ احباب

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب صدر محلّہ دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ جنت بیگم صاحبہ بیوہ مکرم ماسٹر محمد اسماعیل صاحب سابق ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ مورخہ 7 مئی 2013ء کو 87 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اسی روز بعد نماز مغرب بیت المبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے ہی دعا کروائی۔ محترمہ والدہ صاحبہ درویش صفت، دعا گو، دعاؤں سے بہت زیادہ عقیدت رکھنے والی، صابرہ و شاکرہ، خلافت سے وابستگی رکھنے والی اور اپنوں پرایوں کا خیال رکھنے والی تھیں۔ آپ بہوؤں کا اولاد سے زیادہ خیال رکھتی تھیں۔ اولاد کی تربیت کا بہت خیال رکھا اور فکر سے اس کام کو نبھایا۔ روزوں کی بڑی پابندی کرتی تھیں۔ بڑھاپے میں بھی روزہ رکھتیں۔ آپ نے پسماندگان میں خاکسار سابق وائس پرنسپل ٹی آئی کالج ربوہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم طاہر احمد صاحب دارالیمن شرقی صادق ربوہ، مکرم محمد یوسف صاحب ویز بادن جرمنی، ایک بیٹی مکرمہ فردوس نذیر صاحبہ سابق صدر لجنہ دارالفتوح شرقی اہلیہ مکرم نذیر احمد بلال صاحب چھوڑی ہیں۔ احباب کے علاوہ کثیر تعداد میں مستورات تعزیت کے لئے ہمارے گھروں میں تشریف لائیں اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مغفرت کا سلوک فرمائے امی جان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور ہم جملہ ورثاء کو صبر جمیل عطا فرماتے ہوئے ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ذیشان احمد تبسم بٹ صاحب بشیر آباد ربوہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے دادا جان مکرم عبداللطیف بٹ صاحب ولد مکرم عبدالکریم بٹ صاحب بشیر آباد ربوہ کا مورخہ 23۔ اپریل 2013ء کو پینم کینسر ہسپتال فیصل آباد میں پیٹ کی رسولی کا آپریشن ہوا تھا۔ کمزوری بہت ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کامیاب فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور اپنا خاص فضل نازل فرمائے۔ آمین

مکرم محمد لقمان بھٹی صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ ریڑھ کی ہڈی کافی کمزور ہے۔ جس کی وجہ سے تکلیف بہت زیادہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ صحت عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

مکرم عبدالرؤف صاحب

میری امی جان محترمہ جمیلہ وہاب صاحبہ کا ذکرِ خیر

میری پیاری امی جان محترمہ جمیلہ وہاب صاحبہ چند دن تکلیف میں رہ کر 5 مئی 2012ء بروز ہفتہ صبح دس بجے ڈی ہائی ڈریشن کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ آپ راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں رہائش پذیر تھیں۔ آپ خدا کے فضل سے موصیہ اور پیدائشی احمدی تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ 6 مئی 2012ء کو مکرم مربی صاحب نے آصف بلاک بیت التوحید میں 10 بجے صبح پڑھائی۔ تدفین کے لئے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں نماز ظہر کے بعد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

آپ 2 فروری 1938 کو رنگ محل لاہور میں پیدا ہوئیں۔ تین بہنوں اور بھائیوں میں سے دوسرے نمبر پر تھیں۔ آپ کو اپنے والدین اور بہن بھائیوں سے بہت محبت تھی۔ والدین کی بہت خدمت کی آپ کا تعلق حضرت میاں نظام دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے خاندان سے تھا اور سیالکوٹ کے رہنے والے تھے آپ نے ابھی آٹھویں جماعت کا امتحان پاس کیا تھا کہ آپ کی شادی آپ کے کزن مکرم میاں عبدالوہاب صاحب سے ہوگئی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹیوں اور ایک بیٹے سے نوازا۔ اس کے بعد ابا جان 6 سال لیبیا میں سرکاری طور پر چلے گئے۔ وہاں پر 1973ء کو حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس دوران ابا جان نے منسٹری آف ہیلتھ کے زیر سایہ ملازمت سرانجام دی۔ آپ نے اپنے والدین کی وفات کے بعد اپنے دو بھائیوں ڈاکٹر عبدالغفور اور عبدالشکور کو لیبیا میں بلایا۔ جو کہ ڈاکٹر بن رہے تھے اور تیسرے بھائی میاں عبدالسمیع فارماسسٹ ہیں۔ چھ سال بعد سب کو پاکستان لے آئے آپ نے اپنے بھائیوں کے ساتھ ماں والا رویہ رکھا۔ اور ان کی ہر طرح سے مدد کی اور کسی قسم کی والدین کی کمی محسوس نہ ہونے دی اور ہر تکلیف میں ان کا ساتھ دیا۔

امی جان پانچ وقت کی نماز ادا کرتیں اور قرآن مجید کی تلاوت کرتیں۔ غریبوں کی مالی مدد کرتیں۔ دوسروں کی تکلیف کا احساس کرتیں۔ آپ چندہ کی ادائیگی میں پیش پیش ہوتیں۔ آپ بہت ملنسار تھیں سب کے ساتھ ہنس کر بات کرتیں۔ اپنے گھر میں اجلاس کرواتیں۔ آپ بہت دعا گو تھیں۔ آپ نے اپنے بھائیوں کی شادی بڑی ذمہ داری سے نبھائی۔ اس کے بعد اپنی دو بچیوں کی شادی کی۔ ابا جان کی وفات 24 مئی 1990ء کو ہوئی۔ امی جان ابا جان کی وفات کے بعد 23 سال زندہ رہیں۔ 4 سال کے عرصہ کے بعد امی جان بچوں سمیت راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن میں رہائش پذیر ہوگئیں۔

آپ کے بیٹے ہومیو پیتھک ڈاکٹر بھی ہیں۔ اور واپڈا ملازم بھی ان کی شادی 2002ء میں کی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو تین پوتوں سے نوازا۔ آپ کو اپنے پوتوں سے بے حد محبت تھی۔ اور ان کی خواہش تھی کہ یہ نیک لائق، صحت والے خادم دین اور بڑا آدمی بنیں اور خاندان کا نام روشن کریں۔ ان کو اپنے نواسے نواسیوں سے بھی پیار تھا۔ آپ صفائی پسند اور نفیس طبیعت کی حامل شخصیت تھیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان سب پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ ان کو صبر و حوصلہ دے۔ اور اپنے والدین کے نیک اعمال کو جاری رکھنے والے بنیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ امی جان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی نسل کو نیک اعمال بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

خبریں

ملکی اخبارات میں سے

گورنر پنجاب مستعفی، گیلانی نے بھی پارٹی عہدہ چھوڑ دیا: گورنر پنجاب مخدوم سید احمد محمود نے انتخابات میں پیپلز پارٹی کی شکست کے بعد عہدے سے مستعفی ہونے کا اعلان کردیا ہے۔ گورنر نے اپنا استعفیٰ صدر آصف علی زرداری کو بھجوادیا ہے۔ گورنر نے بتایا کہ ملک میں انتقال اقتدار کا مرحلہ مکمل ہوگیا۔ آنے والی حکومت کو آئینی عہدوں پر چناؤ کا موقع دینا چاہئے۔ ادھر سابق وزیراعظم یوسف رضا گیلانی نے پارٹی کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ میں الیکشن میں پارٹی کے لئے مثبت نتائج نہیں دے سکا۔ انتخابات میں پیپلز پارٹی کی شکست تسلیم کرتے ہیں۔

معیشت کی بحالی اور بجلی بحران کا خاتمہ اولین ترجیح ہوگی: پاکستان مسلم لیگ ن کے سربراہ نواز شریف نے کہا ہے کہ مسلم لیگ ن نے اپنا ہوم ورک مکمل کررکھا ہے، عوام کو فوری طور پر ریلیف دینے کی حکمت عملی تیار ہے۔ معیشت کی بحالی اور بجلی کے بحران کا حل ہماری پہلی ترجیح ہوگی۔ تمام جماعتوں کے مینڈیٹ کا احترام کرتے ہیں۔ خیبر پی کے میں پاکستان تحریک انصاف کی اکثریت ہے اور ان کی حکومت بننی چاہئے۔ نواز شریف نے کہا ہے کہ بھارت سے تعلقات 99ء کی پوزیشن سے دوبارہ شروع کریں گے۔ کشمیر سمیت تمام مسائل گفتگو کے ذریعہ حل کرنا چاہتے ہیں۔ توانائی بحران پر قابو پانے کے لئے چھوٹے ڈیم بنائیں گے۔ گنے کے پھوگ سے بجلی پیدا کرنے کے منصوبوں پر عملدرآمد ہوگا۔

فوج کے ساتھ مل کر ملک کو مسائل سے نکالیں گے: میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ افواج سے مل کر ملک کو مسائل سے نجات دلائیں گے۔ دہشت گردی کے خاتمے کے لئے قومی پالیسی بنائی جائے گی۔ ڈرون حملے ملکی سالمیت کے خلاف ہیں۔ امریکہ کو روکنے پر قائل کریں گے۔ وزارت عظمیٰ کی تقریب حلف برداری میں بھارتی وزیراعظم منموہن سنگھ کو بھی مدعو کیا جائے گا۔ کراچی اور کوئٹہ کے حالات بہتر بنانا اوّلین ترجیح ہے۔

پی پی کے چاروں صوبائی صدور کو ہٹانے کا فیصلہ: حالیہ انتخابات میں شکست کے بعد پیپلز پارٹی کے سربراہ بلاول بھٹو زرداری نے اپنے والد آصف علی زرداری سے مشاورت کے بعد پیپلز پارٹی کے چاروں صوبائی صدور کو عہدوں سے ہٹانے کا فیصلہ کرلیا۔ میاں منظور وٹو، صادق عمران، انور سیف اللہ خان اور سید قائم علی شاہ کو پیغام بھجوا دیا گیا ہے کہ وہ ازخود مستعفی ہوجائیں ورنہ عہدوں سے ہٹانے کا نوٹیفکیشن جاری کردیا جائے گا۔

صدارتی منصب پر دوبارہ منتخب ہونا زرداری کے لئے ناممکن: کسی بھی امیدوار کو ملک میں منصب صدارت پر فائز ہونے کے لئے صدارتی الیکٹورل کالج جو کہ چاروں صوبائی اسمبلیوں، قومی اسمبلیوں اور سینٹ کے اراکین کے ووٹ پر مشتمل ہوتا ہے، جس کے ووٹوں کی کل تعداد 706 ہوتی ہے اور صدارتی انتخاب میں کامیابی کے لئے کم ازکم 354 ووٹوں کی ضرورت ہوتی ہے اس ہندسے کا حصول صدر زرداری کے لئے اب ناممکن ہے۔ لہٰذا صدارتی منصب پر دوبارہ منتخب ہونا زرداری کے لئے ممکن نہیں رہا۔ یاد رہے کہ آئین کی رو سے صدارتی انتخابات 9 اگست سے 9 اکتوبر کے درمیان کرانا لازمی ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 15 مئی

طلوع فجر	3:43
طلوع آفتاب	5:09
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:00

دنیا میں سب سے بڑا اسکیٹ بورڈ اسکیٹنگ کے لئے مخصوص قسم کے اسکیٹ بورڈ استعمال کئے جاتے ہیں جن میں پہیے لگے ہوتے ہیں یہ اسکیٹ بورڈ عموماً 6 انچ سے 18 انچ سائز تک کے ہوتے ہیں اور پیروں میں جوتے کی طرح پہنتے ہیں۔ دنیا میں امریکی ریاست کیلی فورنیا میں دیو قامت اسکیٹ بورڈ بنایا گیا ہے۔ 24 فٹ لمبے اور 10 فٹ چوڑے اسکیٹ بورڈ پر گیارہ افراد نے سوار ہوکر ایک بورڈ سے بیک وقت زیادہ سے زیادہ افراد کی اسکیٹنگ کا ریکارڈ قائم کیا ہے۔

غبارے کے ذریعے کرہ ارض کا تنہا چکر

امریکی مہم جو بزنس مین اسٹیو فویسٹ نے 140 فٹ اونچے گیس کے غبارے میں بیٹھ کر 19 جون تا 2 جولائی 2002ء (تیرہ دن میں) پورے کرہ ارض کے گرد چکر لگایا تھا۔ اس طرح وہ تنہا یہ کارنامہ انجام دینے والے دنیا کے پہلے شخص بن گئے۔ اسٹیو فویسٹ نے بڈلائٹ ایسرٹ آف فریڈیم نامی مکسڈ گیس کے ذریعے اس مہم کا آغاز مغربی آسٹریلیا کے علاقے نارتھم سے کیا اور کرہ ارض کے گرد چکر لگاتے ہوئے 33 ہزار 195 کلو میٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد کوئز لینڈ (آسٹریلیا) کے علاقے ایرومانگا میں اترے۔

گھوڑے کی سب سے لمبی دم دنیا میں اب تک کسی گھوڑے کی جو سب سے لمبی دم ناپی گئی ہے۔ اس کا سائز 381 سنٹی میٹر (12 فٹ 6 انچ) ہے اور یہ دم ''جے جے ایس سمر لبریز'' نامی گھوڑی کے جسم پر تھی۔ عالمی ریکارڈ یافتہ گھوڑی امریکی ریاست کنساس سے تعلق رکھنے والے جوڑے کرسٹل اور کسی سوکا کی ملکیت تھی۔

نورتن جیولرز ربوہ

فون گھر 6214214
دکان 6216216 047-6211971

FR-10

STUDY in GERMANY

www.ErfolgTeam.com in EXCLUSIVE affiliation with German Universities & Institutes offers you:

Sep 2013
Admissions Open

1. **Quick Package for Universities in Germany**

Start learning German language in Germany
Opportunities for Intermediate, Bachelors and Masters students in all fields
No need to learn German Language in Pakistan
FEE PAYABLE DIRECTLY TO THE SCHOOL IN GERMANY
(Starting installment 2000 Euros from Pakistan)
Time duration for the whole process/embassy appearance: around 2-3 Months

2. **Direct Package at FH Aachen University in Germany**

ENGINEERING AND BUSINESS PROGRAMS
From foundation year till Masters **ALL STUDY IN ENGLISH LANGUAGE**
Basic requirement **Matric/O-Level/First-Year/Intermediate**
NO BANK ACCOUNT NEEDED FOR VISA
First year + accommodation (17.000 Euros total) + **Bachelors & Masters is almost FREE** Fee just 85 Euros per Month
FEE PAYABLE DIRECTLY TO FH AACHEN UNIVERSITY GERMANY
For further details please visit our exclusive partner university´s homepage:
http://www.fh-aachen.de/en/university/freshman/program/

3. **Comfort Package with ErfolgTeam**

The candidates who cannot afford the above mentioned packages may also apply in comfort package, in which you have to do language in Pakistan beforehand. In this way, save the language fee in Germany. **ADMISSION ALSO POSSIBLE IN ENGLISH PROGRAM**

- **Requirement: students with Intermediate, Bachelors or Masters background**
- **Language requirement: 3 to 6 months in Pakistan**

Consultancy +Admission + Embassy Documentation + Interview Preparation
Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your ErfolgTeam Consultants in Germany
Office Tel: +49 6150 8309820, Mob: +49 176 56433243, +49 1577 5635313
www.erfolgteam.com Email: info@erfolgteam.com Skype ID: erfolgteam